{مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ}

شرح كلمة التوحيد

﴿محمدٌ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم﴾

(حصہ دوم)

(زبان : اردو)

الأعداد والإضافة :

أبو تيمِيَّة محمد منيب بت عفا الله عنه

تقديم وطبع بإشراف : أكاديمية زاد بارهموله كشمير

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

محمد رسول الله ﷺ

□ قال الله تعالى:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾

(الأحزاب:40)

(محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے)

■ وعن أبي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قال:

((والذي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بيَدِه، لا يَسْمَعُ بي أحَدٌ مِن هذِه الأُمَّةِ، يَهُودِيٌّ ولا نَصْرانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ ولَمْ يُؤْمِنْ بالَّذِي أُرْسِلْتُ به، إلَّا كانَ مِن أصْحابِ النَّارِ)) (صحيح مسلم: 153)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس اُمت (امتِ دعوت) کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے، پھر وہ مر جائے اور اُس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا، تو وہ اہل جہنم ہی سے ہوگا۔"

☐ فہرس الموضوعات:

■ محمد رسول اللہ ﷺ کون ہے؟

🔷 نسب النبي رَسُولُ اللهِ خاتَمُ النَّبِيِّين ﷺ!

﴿هو أبو القاسم محمد بن عبدالله بن عبدالمُطَّلب بن هاشم بن عبد مناف بن قُصَي بن كِلاب بن مُرة بن كَعب بن لُؤي بن غَالِب بن فِهر (قريش) بن مَالك بن النَّضِر بن كِنانة بن خُزيمة بن مُدركة بن إلياس بن مُضر بن نِزار بن مَعد بن عَدنان﴾

محمد رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟

- کنیت: ابو القاسم
- اسماء گرامی: محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب اور خاتم
- پیدائش: مکہ، پیر، ربیع الاول، ہاتھیوں والا سال 53 ق ھ / اپریل 571م
- والدین: والد: عبد اللہ اور والدہ: آمنہ
- بیویاں : 11 ، بعض کے نام : (خدیجہ ، عائشہ ، حفصہ ، زینب)
- بچے : 7 (قاسم ، زینب، رقیہ ، فاطمہ ، ام کلثوم ، عبد اللہ اور ابراہیم)
- رشتے دار : 11 چچا اور 6 پھپیاں (مسلمان : حمزۃ، عباس، صفیہ)

■ محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی احادیث کی روشنی میں!

■ **مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :**

" إِنَّ لِي أَسْمَاءً ؛ أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ"

(صحيح البخاري:4896)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام ہیں: [میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا ہوں]

■ **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ:**

«أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ»

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے اپنے کئی نام بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: "میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی (آخر میں آنے والا) ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ (آپ ﷺ کی وجہ سے کثیر خلقت توبہ کرے گی) اور نبی الرحمہ ہوں (آپ ﷺ کی وجہ سے انسان بہت سی رحمتوں سے نوازے گئے اور نوازے جائیں گے۔")

■ محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام :

أمهات المؤمنين

رضي الله عنهن

مولدها	الاسم	وفاتها	تزوجها النبي ﷺ في عام	عاشت معه ﷺ من السنوات	عمرها عند زواجها	عمرها عند وفاة النبي	عمرها عند وفاتها
٦٨ ق.هـ	السيدة خديجة بنت خويلد	٣ ق.هـ	٢٨ قبل الهجرة	٢٥ سنة	٤٠ سنة	توفيت قبله	٦٥ سنة
غير معروف	السيدة سودة بنت زمعة	٥٤ هـ	٣ قبل الهجرة	١٤ سنة	غير معروف	غير معروف	غير معروف
٧ ق.هـ	السيدة عائشة بنت أبي بكر	٥٨ هـ	بنى بها ٢ من الهجرة	٩ سنوات	٩ سنوات	١٨ سنة	٦٥ سنة
١٨ ق.هـ	السيدة حفصة بنت عمر	٤٥ هـ	٣ من الهجرة	٨ سنوات	٢١ سنة	٢٩ سنة	٦٣ سنة
٢٦ ق.هـ	السيدة زينب بنت خزيمة	٤ هـ	٣ من الهجرة	٨ أشهر	٢٩ سنة	توفيت قبله	٣٠ سنة
٢٤ ق.هـ	السيدة أم سلمة هند بنت أبي أمية	٦١ هـ	٤ من الهجرة	٧ سنوات	٢٨ سنة	٣٥ سنة	٨٥ سنة
٣٢ ق.هـ	السيدة زينب بنت جحش	٢١ هـ	٥ من الهجرة	٦ سنوات	٣٧ سنة	٤٣ سنة	٥٣ سنة
١٤ ق.هـ	السيدة جويرية بنت الحارث	٥٦ هـ	٥ من الهجرة	٦ سنوات	١٩ سنة	٢٥ سنة	٧٠ سنة
٩ ق.هـ	السيدة صفية بنت حُيَيّ	٥٠ هـ	٧ من الهجرة	٤ سنوات	١٦ سنة	٢٠ سنة	٥٩ سنة
٢٥ ق.هـ	السيدة أم حبيبة رملة بنت أبي سفيان	٤٤ هـ	٧ من الهجرة	٤ سنوات	٣٢ سنة	٣٦ سنة	٦٩ سنة
٢٩ ق.هـ	السيدة ميمونة بنت الحارث	٥١ هـ	٧ من الهجرة	٤ سنوات	٣٦ سنة	٤٠ سنة	٨٠ سنة

■ محمد ﷺ کے بیٹے اور بیٹیوں کے نام :
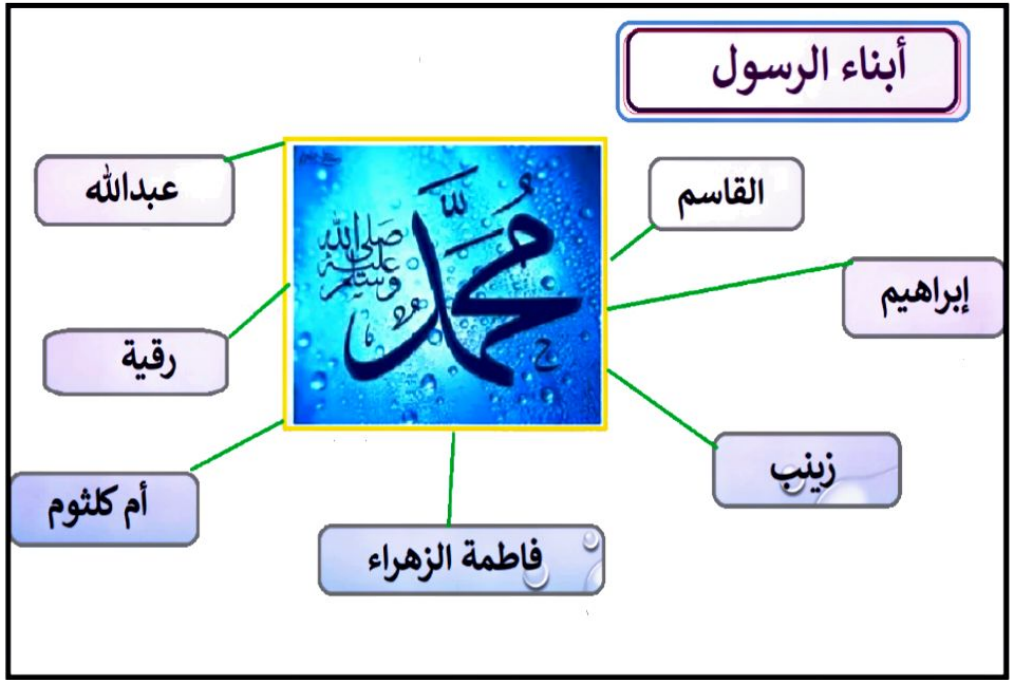
■ محمد ﷺ کے بچوں کے نام سنہ وفات کے ساتھ:

أولاد محمد	الميلاد – الوفاة
القاسم بن محمد	601–598
زينب بنت محمد	629–599
رقية بنت محمد	624–601
أم كلثوم بنت محمد	630–603
فاطمة بنت محمد	632–605/15
عبد الله بن محمد	615–611
إبراهيم بن محمد	632–630

■ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

□ نبوت ملی : 40 سال کی عمر میں۔ (العلق: 01)

□ رسالت ملی : (المدثر: 1-2)

■ مکی: 13 سال توحید کی دعوت دیتے رہے اور شرک سے آگاہ کرتے رہے۔ اور یہی آپ کی بنیادی دعوت تھی۔

□ مدنی: 10 سال توحید کی دعوت کے ساتھ ساتھ باقی احکام کو بھی پورا کیا۔

نوٹ : مکمل عرصہ نبوت کا 23 سال کا تھا اور آپ کی عمر اس وقت 63 سال تھی جب آپ کی وفات 12 ربیع اول 11ھ کو ہوئی

دلائل:

■ نبوت کی دلیل قولہ:

﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ (العلق : 01)

(اپنے رب کے نام سے پڑھیئے جس نے سب کو پیدا کیا)

■ رسالت کی دلیل قولہ:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنذِرْ﴾ (المدثر: 1-2)

(اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے)

■ نبی اور رسول میں فرق!

■ قولہ تعالی:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (الحج:52)

(اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر(اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو تم شیطان اس کی آرزو میں (وسوسہ) ڈالتا ہے)

▪ نبی اور رسول میں فرق!

رسول	نبی
1-رسول وہ ہوتا ہے جس کی طرف شرع وحی کی جائے اور اس کی تبلیغ کا حکم ہو۔ 2-رسول وہ ہوتا ہے جو کافروں کی طرف بھیجا جائے جو جھٹلانے والے ہوں۔ 3- رسول وہ ہوتا ہے جس پر آسمانی کتابوں کا نزول ہو۔ 4- پہلا رسول نوح علیہ السلام ہے اور آخری محمد ﷺ ہے۔	1-نبی وہ ہے جس کی طرف شرع وحی کی جائے لیکن اسے تبلیغ کا حکم نہ ہو۔ 2-نبی وہ ہوتا ہے جو کہ ایسی قوم کی طرف بھیجا جائے جو اس سے پہلے رسول کی شریعت پر ایمان رکھتے ہوں تو وہ انہیں دین سکھائے اور ان کے درمیان فیصلے کرے۔ 3- نبی وہ ہوتا ہے جس پر آسمانی کتابوں کا نزول نہیں ہوتا۔ 4- پہلا نبی آدم علیہ السلام ہے اور آخری محمد ﷺ ہے۔

☐ ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں:

(نبی مومنوں کی طرف بھیجا جاتا ہے اور رسول مشرکوں کی طرف بھیجا جاتا ہے۔)

(النبوات لإبن تيمية: 2/714)

■ محمد رسول اللہ اور اشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ کا معنی!

❑ محمد رسول الله :

[خبر ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالی کے رسول ہیں اور اس خبر کی تصدیق کرنا فرض ہے۔ کیونکہ خبر دینے والا اللہ تعالی ہے اور اللہ تعالی کی خبر کی تکذیب کفر ہے]

❑ أشهد أن محمدًا عبده ورسوله :

🔹 اشہد : گواہی ہے کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں اور گواہی کے لیے علم اور یقین کا ہونا فرض ہے۔

🔹 اَن : اس گواہی کی مزید تاکید ہے کہ شک کی کوئی گنجائش نہیں، شک کفر ہے۔

🔹 عبدہ : اللہ تعالی کی بندگی کرنے والے ، سب سے افضل بندے اور عبد کبھی معبود نہیں ہو سکتے غلو کی کوئی گنجائش نہیں۔ غلو کفر ہے۔

🔹 رسولہ : اللہ تعالی کے پیغام کو پہچانے والے ، سب سے افضل رسول اور رسول کبھی رسول بھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ تکذیب کی کوئی گنجائش نہیں۔ تکذیب کفر ہے۔

■ رسول اللہ ﷺ کے حقوق:

1: کثرت درود (الأحزاب: 56) ،(ترمذی)

2: توقیر (احترام / تعظیم) (الحجرات:1_2)

3: محبت (مسلم)

4: اتباع (آل عمران : 132)

5: رسالت پر ایمان (النساء: 136)
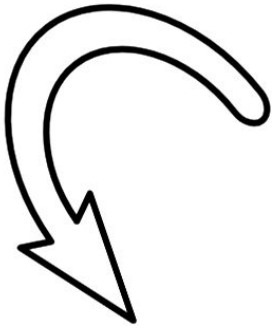
⬅️ نوٹ :

درود صرف وہی پڑھے گا جو تعظیم کرتا ہے ، تعظیم وہی کرے گا جو محبت کرتا ہے ، محبت وہی کرتا ہے جو اتباع کرتا ہے اور اتباع وہی کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے۔

■ دلائل:

1: کثرت درود کے دلائل:

■ قوله تعالى:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [الأحزاب:56]

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (پس) اے ایمان والو (تم بھی) پیغمبر پر درود و سلام بھیجتے رہو۔)

■ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

"رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَه فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ"

[سنن الترمذي:3545]

(اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے)

2: توقیر (احترام / تعظیم) کے دلائل:

■ قوله تعالی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [الحجرات:1]

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کیونکہ) وہ (سب کچھ) سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔)

■ قوله تعالی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات:2]

(اے ایمان والو ! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ہی ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔)

■ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ ، فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ ، وَأَشَارَ الآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ ، قَالَ نَافِعٌ : لا أَحْفَظُ اسْمَهُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : مَا أَرَدْتَ إِلا خِلافِي ، قَالَ : مَا أَرَدْتُ خِلافَكَ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ﴾ الآيَةَ ،

◆ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ .

[صحيح البخاري:4845]

قریب تھا کہ وہ سب سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں حضرات نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی ۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے تھے (اور آنحضرت ﷺ سے انہوں نے درخواست کی کہ ہمارا کوئی امیر بنا دیں) ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے مجاشع کے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب

کے لیے کہا تھا اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع نے کہا کہ ان کا نام مجھے یاد نہیں ۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کا ارادہ مجھ سے اختلاف کرنا ہی ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا ارادہ آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے ۔ اس پر ان دونوں کی آواز بلند ہو گئی ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری " اے ایمان والو ! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو " الخ ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔ انہوں نے اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی ۔

■ 3 : محبت کے دلائل:

■ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ."

[صحيح البخاري:15]

(تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہ ہو گا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور والدین اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔)

■ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟ قَالَ : مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلاةٍ وَلا صَوْمٍ وَلا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ :

《 أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ 》

[صحيح البخاري:6171]

(ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا : یا رسول اللہ ! قیامت کب قائم ہو گی ؟ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے ؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لیے بہت ساری نمازیں ، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں ، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو ۔)

■ 4 : اِتباع کے دلائل:

■ قوله تعالیٰ:

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هذا ما ليسَ فِيهِ، فهو رَدٌّ]

4 : اتباع کرنے کا طریقہ:

- 1 : جنس : نماز، زکاۃ، روزہ حج و غیرہ
- 2 : قسم : سنت ، نفل، فرض و غیرہ
- 3 : مقدار : فجر کی دو رکعت ۔
- 4 : طریقہ : رکوع سجدے سے پہلے
- 5 وقت : عام (دورد پڑھنا) یا خاص (نماز کا وقت)
- 6 : جگہ : عام (نماز) یا خاص (طواف)

[مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ]

■ قولہ تعالیٰ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

[النساء: 136]

5: رسالت پر ایمان

1: خبر کی تصدیق کرنا۔ (الفرقان : 37)

2 : حکم کی تعمیل کرنا۔ (الحشر: (7)

3: جس چیز سے منع کیا اس سے رک جانا۔ (الحشر: 7)

4: عبادت کرنا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریقے پر (آل عمران(132)

5 : رسالت پر ایمان لانے کے دلائل:

1: خبر کی تصدیق کرنا۔

■ قولہ تعالیٰ:

﴿وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا﴾

[الفرقان:37]

(اور قوم نوح نے بھی جب (ہمارے) رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ان کو لوگوں کے لئے نشان (عبرت) بنا دیا اور ان ظالموں کے لئے ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔)

2 : حکم کی تعمیل کرنا
3 : جس چیز سے منع کیا اس سے رک جانا۔

■ قولہ تعالیٰ:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر:7]

(اور (مسلمانو) جو کچھ تمہیں رسول دے اسے لو اور جس سے تمہیں وہ منع کرے اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو (کیونکہ) اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔)

4: عبادت کرنا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریقے

■ **قولہ تعالیٰ:**

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾

[ال عمران:132]

(اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔)

بعض شبہات کا ازالہ

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو چکے ہیں؟
⬅ جی (الزمر:30)

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات کی تخلیق کا سبب ہیں ؟

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں؟ ⬅ نہیں
(110 : الکف) ، (الزخرف: 15)

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جا سکتا ہے ؟
⬅ جی لیکن حلیہ مبارک معلوم ہونا چاہے۔(صحیح البخاری)

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر جنت میں جانا ممکن ہے؟
⬅ نہیں (150-151 :النساء)

■ کیا نبی ﷺ فوت ہو چکے ہیں؟

قوله تعالى:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾

[سورة الزمر:30]

(یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔)

قال سيدنا أبو بكر رضي الله عنه:

" أَلا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا له قَدمَاتَ"

(صحيح البخاری: 3668)

(سن لو! جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔)

قالت عائشة رضي الله عنه:

(مَاتَ النَّبِي ..الخ) (صحيح البخاری: 4446)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

قال أبو هريرة رضي الله عنه:

[خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عليه وسلَّم مِنَ الدُّنْيَا]

(صحيح البخاری: 5414)

(سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے۔)

■ کیا نبی ﷺ کائنات کی تخلیق کا سبب ہیں ؟

قوله تعالیٰ:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ﴾

[سورة الذاريات:56]

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں)

■ حدیث ضعیف باطل

(لو لاك ما خلقت الأفلاك)

(سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے۔)

■ کیا نبی ﷺ نور ہیں ؟

قوله تعالیٰ:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾

[سورة الكهف:110]

(اے پیغمبر ﷺ، ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا انسان ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک سچا معبود ہے۔)

قوله تعالى:

﴿وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ

(الزخرف : 15)

(اور (دیکھو، یہ جانتے اور مانتے ہوئے بھی کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے)

ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز ٹھہرا لیا۔ بیشک

انسان کھلم کھلا کفر کرنے والا ہے۔)

قالت عائشة رضي الله عنه:

[كان بَشَرًا مِنَ البَشَرِ]

[صحيح الأدب المفرد:420]

(سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انسانوں میں سے ایک بشر تھے)

■ کیا نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا جا سکتا ہے ؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

(وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَه مِنَ النَّارِ)

أخرجه البخاري (6197)، ومسلم (2134)

(جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقینا اس نے مجھے دیکھ لیا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرے۔)

■ کیا نبی ﷺ پر ایمان لائے بغیر جنت میں جانا ممکن ہے؟

قولہ تعالیٰ:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ○ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ (النساء : 150-151)

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض (پیغمبروں) کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے بیچ کوئی (تیسری) راہ اختیار کرلیں۔ تو ایسے لوگ پکے کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔)

[الحمد لله بنعمته تتم الصالحات]

تمت بحمد الله

بتاريخ:02 جنوری 2025ء

01 رجب 1446ھ

بوقت:12:45pm

Follow the Official Social Network

Platforms of

ZAD ACADEMY BARAMULLA